



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

سوال

(556) قربانی کی کھالیں اسکولوں پر صرف ہو سکتی ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض پرائیویٹ سکول اور تعلیمی ادارے جن میں زیر تعلیم طلباء سے فیس ۵۰ روپے تا ۵۵ روپے وصول کی جاتی ہے۔ سرکاری سکولوں کا مرفوضہ نصاب تعلیم ان اداروں میں پڑھایا جاتا ہے۔ ان پرائیویٹ سکولوں کے بانی حضرات کا دعویٰ ہے کہ ہم تعلیمی انقلاب برپا کر رہے ہیں۔ فیس کی وصولی کے ساتھ ایسے ادارے زکوٰۃ، صدقات اور قربانی کی کھالیں بھی مانگتے ہیں۔ جب کہ ان کے مقابلے میں دینی ادارے موجود ہیں۔ جہاں، غریب، نادار، یتیم، مسافر طلباء دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ وہ دینی ادارہ طلباء کے حملہ اخراجات رہائش، خوراک، کتابیں، لباس کا کفیل اور ذمہ دار ہوتا ہے۔

کیا ایسے تجارتی مراکز اور کاروباری اداروں پر زکوٰۃ صدقات اور قربانی کی کھالیں خرچ کی جاسکتی ہیں؟ **یٰمُؤْمِنُوا تَوَجُّدُوا۔** (۱۴/اپریل ۱۹۹۸ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قربانی کی کھالوں اور زکوٰۃ صدقات وغیرہ کے اصل حق دار تجارتی اور کاروباری اداروں کے بجائے افراد مستحقین ہیں۔ جن کی تصریح ”سورۃ التوبہ“ کی آیت نمبر ۶۰ میں ہے۔ تعلیمی ادارے اگر بلا معاوضہ ان کو مستحق طلبہ پر خرچ کرتے ہیں تو یہی مطلوب ہے اور ایسے اداروں اور مراکز کو قربانی کی کھالیں وغیرہ نہیں چاہئیں جو محض تجارتی نکتہ نظر سے ان کو چلاتے ہیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 424

محدث فتویٰ